نفسه ان يعرف أشياء من حالة
الامة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم منبها له على هذه
الحالة لقد كان فيمن قبلكم
محدثون الحديث وقال لو كان
بعدى نبى لكان عمر هذا وقد
آتانى ربى من هذا الباب نصيبا
ففهمنى مشارب الناس فى
قربتهم من ربهم فمن تلك
الحضرة ان الناس لا يعتد بقربته
حتى يعرف نور الطهارة ويعرف
نقده ويعرف الحجاب المسدل
بينه وبين هذا النور من الطبيعة
ويعرف كيفية قصر الطبيعة
والالتجاء الى مباشرة امور
علاجته وهيات نفسانية تعيد اليه
ما فقد يجرب كل ذلك من
نفسه ويحيط بنفسه من هذه
الجهة علما وحتى يعرف لذة
المناجات فى السجدة ويعرف
كيف رقت روحه وصفت فى
تلك الحالة وارتفع بينها وبين
الله الحجاب فصارت مشافهة

تھا ان کے خواص نفس کو کہ پہچانیں اکثر
چیزیں امت کے حال کی پس فرمایا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
حالت کی آگاہی کے واسطے ان کو لقد کان
فیمن قبلکم محدثون الخ اور فرمایا- لو کان
بعدی نبی لکان عمر- وہ یہ ہے اور بیشک
مجھ کو دیا اللہ تعالیٰ نے اس میں سے حصہ
پس سمجھا دیئے مجھے لوگوں کے مشرب اللہ
کے قرب میں ان کی تو اس درگاہ سے یہ
بات بھی ہے کہ انسان نہیں قابل ہوتا
اس قربت کے جب تک نہ پہچانے نور
طہارت کو اور اس کے فقدان کو اور جب
تک نہ پہچانے طبیعت کے پردے پڑے
ہوئے کو درمیان اپنے اور اس نور کے اور
پہچانے طبیعت کے غلبہ کو اور اس کے
علاج کو اور ہیئت نفسانیہ کو جو اعادہ کرتی
ہے اس کی طرف وہ شے جو گم ہو گئی ہے
تجربہ کرے اس کو اپنے نفس سے اور احاطہ
کرے اپنے نفس کا اس سے ازروئے علم
کے اور یہاں تک کہ پہچانے لذت
مناجات کے سجدے میں اور پہچانے کہ
کیونکر اس کی روح کو رقت ہوئی اور صاف
ہوئی اس حالت میں اور اٹھ گیا حجاب جو

بالمناجاة كانه راى العين ويعرف كيف يغان على قلبه بعد ذلك وكيف يدفع ذلك بالالتجاء الى كلمات تخشيعته وهيات بدنيه ونفسانية تعيد اليه ما فقده وحتى يعرف اليقين اى انجماع الخاطر الى الله الاعتماد عليه ويعرف ما يتفرع على هذه الخل من لنجاح فى الدعاء الخير الدنيا والاخرة ونعوذ من الفتن من جهة المعرفة ان اعماله واخلاقه واعمال غيره واخلاقه ومصائب الزمان كلها ليست بيده انما هى بيد الله يفعل ما يشاء ويعرف ما يهدى اليه هذه الخلة من الاستخارة فى كل ما يرد عليه والفزع الى الدعاء والتعوذ اضطرارا من جهة معرفة ويعرف ان ما اعده الله فى الدنيا والآخرة فيما يرجع الى القربة واجنة خير من اللذات الفانية الجسمانية وحتى يعلم حجاب الطبيعة وكيف يغلب عليه

اس روح کے اور اللہ کے درمیان تھا تو ہوگیا مشافہ بسبب مناجات کے جیسا آنکھوں سے دیکھا اور پہچانے اس امر کو کہ کیونکہ پردہ پڑتا ہے اس کے قلب پر بعد اس کے اور کیونکر دفع ہوجاتا ہے ساتھ التجا کے خشوع سے اور ہیبت بدنی اور نفسانی پر لاتی ہے اس شے کو جو گم ہوگئی تھی اور یہاں تک کہ پہچانے یقین کو یعنی جمع خاطری کو اللہ کی طرف اور اعتماد اللہ پر اور پہچانے کہ متفرع ہوتا ہے اس خلت پر تضرع بیچ دعا کے واسطے بہتری دنیا اور آخرت کے اور پناہ مانگنے فتنوں سے اس امر کی معرفت سے کہ اعمال واخلاق اس کے اور اعمال واخلاق اس کے سوا کے اور مصائب زمانی کے اس کے ساتھ ہیں نہیں سب اللہ کے ہاتھ ہیں جو خدا چاہتا ہے سو کرتا ہے اور پہچانے کہ یہ خلت اسے کیا ہدایت کرتی ہے استخارہ سے ہر شے سے جو اس پر وارد ہو اور بیقراری سے طرف دعا کے اور پناہ مانگنی مضطرب ہو کر جہت معرفت سے اور پہچانے کہ کیا اللہ نے اس کے واسطے مہیا کیا ہے دنیا و آخرت میں اس چیز میں جس سے رجوع ہو طرف قربت کے اور جنت بہتر ہے لذات فانیہ جسمانیہ سے اور یہاں تک کہ

هذا الحجاب وكيف يفسد عليه نوره واطمينانه ثم كيف يعالج بقهر الطبيعة ويعرف حجاب الرسم وسوء المعرفة فمن عرف هذه الامور من نفسه ولو بقدر خويصة نفسه فهو الذى يعتد بقربته وهو الذى دخل فى قلبه بشاشته الايمان فعليك ان تكون طبيب نفسك واياک ان تاخذ هذه العلوم ظهريا **مشهد آخر** اطلعنى الحق سبحانه على حقيقة الروح انما هى ما يموت الانسان بانفكاكه عن البدن وما به الحس والحركة والحيوة ولها طبقات ولطائف اقربها الى البدن جسم هوائى يتكون فى القلب ثم ينتشر فى البدن ويحمل القوى الدراكة والطبيعة ثم حقيقة مثالية وهى التى انعقدت قبل ظهور تكوينه فى الناسوت ومنها اخذ الميثاق ثم حقيقة روحية وهى حصة من

جان لے حجاب طبیعت کا اور وہ کیونکہ اس پر غالب آجاتا ہے اور کیونکر اس کے نور کو فاسد کردیتا ہے اور اطمینان کو پھر کیونکر علاج کیا جاوے غلبہ طبیعت کا اور پہچانے حجاب رسم و سوء معرفت کا پس جس شخص نے ان امور کو اپنے نفس سے پہچان لیا اگرچہ بقدر حوصلہ اپنے نفس کے تو وہ شخص مقرب ہے اور اس کے قلب میں ایمان کی بشاشت داخل ہوئی پس اپنے پر لازم سمجھ لے کہ تو اپنے نفس کا طبیب ہو اور خبردار ان علوم کو پس پشت نکیجو **مشہد آخر** اطلاع دی مجھے اللہ سبحانہ نے روح کی حقیقت پر کہ بیشک روح وہ شے ہے کہ اس کے بدن سے جدا ہونے سے انسان مر جاتا ہے اور اسی سے حس و حرکت وحیات ہے اور اس کے طبقے اور لطائف ہیں اقرب بدن میں اس کا جسم ہوا ہے کہ جس کا مقالمہ قلب میں ہے پھر وہ منتشر ہوتا ہے بدن میں اور اٹھاتا ہے قوت دراکہ اور طبیعت کو پھر ایک حقیقت مثالیہ ہے اور وہ وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے عالم ناسوت میں ظاہر ہونے سے پہلے اور اسی سے لیا گیا ہے میثاق، پھر ایک حقیقت روحیہ ہے وہ ایک

الصورة الانسانية مكتنفة بعوارض
مشخصة من قوى الافلاک والعناصر
مقتضية لاحكام خاصة ثم صورة
انسانية مع قطع النظر عن المشخصات
ثم صورة حيوانية ثم صورة نامویة
ثم صورة جسمية ثم خصة من
الطبيعة الكلية ثم انبساط حكم
باطن الوجود على لوح الخارج
فمن قال ان الروح جسم لطيف
حل فى البدن كحلول النار فى
الفحم فهو صادق ومن قال انها
مجرد فهو صادق ومن قال انها
قديمة فهو صادق ومن قال انها
حادثة فهو صادق لكل وجهة هو
موليها لكن لا يخفى ان
الاقتصار قصور **تحقيق** قال
النبى صلى الله عليه وسلم لكل
نبى دعوة مستجابة فتعجل كل
نبى دعوته وانى احتبأت دعوتى
شفاعة لامتى ان قلت كل نبى له
دعوات مستجابة وكذلک لنبينا
صلى الله عليه وسلم دعوات
كثيرة مستجابة كما وقع فى

حصہ ہے صورت انسانیت کا ایسی
صورت انسانی کہ مکتنف ہے عوارض
مشخصہ سے جو قوائے افلاک وعناصر سے
مقتضی ہیں واسطے احکام اس کے پھر
صورت انسانیہ ہے قطع نظر مشخصات سے
پھر صورت حیوانیہ ہے پھر صورت نامویہ
ہے پھر صورت جسمیہ ہے، پھر حصہ ہے
طبیعت کلیہ سے پھر انبساط ہے حکم باطن
الوجود کالوح خارج پر تو جو شخص کہے کہ
روح جسم لطیف ہے حلول کئے ہوئے
بدن میں جیسا حلول آگ کا کوئلے میں تو وہ
سچ کہتا ہے اور جو کہے کہ روح مجرد ہے وہ
بھی سچا ہے اور جو شخص کہے کہ روح قدیم
ہے وہ بھی صادق ہے اور جو شخص کہے کہ
روح حادث ہے وہ بھی صادق ہے لکل وجہ
ہو مولیہا لیکن یہ امر پوشیدہ نہ ہے کہ
اقتصار تصور ہے **تحقیق** قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل
کل نبی دعوتہ وانی اختبات دعوتی شفاعۃ
لامتی اگر تم کہو کہ ہر نبی کے واسطے بہت
دعائیں مقبول ہیں اور اسی طرح ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بہت
دعائیں مقبول ہیں جیسا کہ واقع ہوئیں

الاستسقاء وفی مواضع لا نحصی فالی ای دعوة اشار فی هذا الحدیث او یعلم من السباق انها دعوة واحدة لکل نبی قلت هذه الدعوة لیست دعوة رغبة خاصة فی شئ من الطالب بل کلما ۔ بعث الله تعالیٰ رسولا لطفا بعباده ورحمة لهم فلا یخلوا حال العباد من امرین اما ان یطیعوه فیفیض ذلک فی حقهم افاضة برکات علیهم او یعصوه فینقلب ذلک اللطف مقتا وسخطا وغضبا وفی کل من الحالین یلهم النبی الهام نفث فی الروع ان یدعو لهم او علیهم فتلک دعوة واحدة لکل نبی ناشیة من اللطف الذی منه کانت بعثته واما نبینا صلی الله علیه وسلم فقد استشعر من نفسه ان الله تعالی لم یقصد فی بعثته اللطف بهم فی الدنیا فقط بل اراده مع ذلک ان یکون معد الرحمة عامة یوم المعاد وقد

استسقاء اور بیشمار موقعوں میں تو کون سی دعا کی طرف اشارہ ہے اس حدیث شریف میں کیونکہ اس کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک دعا ہے واسطے ہر نبی کے تو میں بتاؤں تم کو کہ یہ خاص کسی مطلب کے رغبت کی دعا نہیں ہے بلکہ جب بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی اپنے بندوں پر لطف اور رحمت کے واسطے تو بندوں کا حال دو امر سے خالی نہیں یا اس نبی کے مطیع ہونے تو یہ ان کی حق میں افاضہ برکات کا ہوا یا نہ ایمان لائے اس پر تو وہ مہربانی ورحمت قہر وعذاب ہوگیا ان پر اور دونوں صورتوں میں نبی کے دل میں یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ ان کے واسطے دعائے خیر کرے یا دعائے بد کرے تو وہ دعا واحد ہے واسطے ہر نبی کے جو اللہ کے لطف سے پیدا ہوتی ہے جس کے واسطے اسے بھیجا تھا لیکن جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا اپنے نفس سے اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ارادہ کیا ان کے بھیجنے سے فقط دنیا میں ان پر مہربانی کرنے کا بلکہ ارادہ کیا اس کے ساتھ قیامت کے دن عام رحمت کرنے کا اور

ذكرنا انه صلى الله تعالى عليه وسلم شهيد فى الاخرة والشهادة من خواصه فنفث فى روعه عليه الصلواة والسلام ان يختبئ تلك الدعوة التى انما تنشأ من اللطف الذى هو منشاء النبوة ليوم المعاد فتدبر فى هذا السر حق التدبر **مشهد آخر وتحقيقات** فاض على قلبى علوم الخلق والايجاد عموما والخلق فى النشاة الخيالية خصوصًا وانه يمكن اجتماع النقيضين والضدين فى نفس الامر لكن بان يكون احد النقيضين فى حضرة وليس فيها الاجزم بان هذا هكذا او يكون آخر فى حضرة وليس فيها لا الجزم بان هذا ليس هكذا ونحن نبين لک من هذه العلوم ما تيسر بيانه الخلق جمع اجزاء مختلفة وافاضة صورة مناسبة على هذه الاجزاء حتى تصير شيئا واحدا و الخلق يكون تارة

ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہیں آخرت میں اور شہادت آپ کی خواص سے ہے پس ان کے قلب میں الہام کیا گا کہ وہ اس دعا کو رکھ چھوڑیں واسطے قیامت کے تو خوب غور کرلو اس کو جو غور کرنے کا حق ہے

مشہد آخر وتحقیقات افاضہ ہوئے میرے دل پر خلق وایجاد کے علوم عموماً اور خلق کے علوم عالم خیالیہ میں خصوصاً اور یہ کہ اجتماع نقیضین اور اجتماع ضدین نفس الامر میں لیکن اس طرح سے کہ احد النقیضین ایک درگاہ میں ہو اور اس میں نہ ہو مگر یہ یقین کہ یو اور یوں ہی ہے یا دوسری نقیض ہو دوسری درگاہ میں اور اس میں نہ ہو مگر یہ امر کہ یوں نہیں ہے اور ہم بیان کرتے ہیں تم سے یہ علوم جس قدر ان کا بیان آسان ہے خلق جمع کرنا اجزاء مختلفہ کا ہے اور افاضہ ہے صورت مناسبہ کا ان اجزا پر یہاں تک کہ وہ اجزاء ہوجائیں ایک شے واحد اور خلق کبھی ہوتی ہے عناصر سے تو جمع ہوجاتے ہیں اجزاء عناصر اور افاضہ ہوتی ہے ان کو وہ صورت جو مناسب عنصریت کے ہے

لما هو من العناصر فتجتمع اجزاء العناصر ويفاض عليها صورة تناسب الصورة العنصرية فى الكيفيات والكميات وسائر الاعراض فيصير المخلوق انسانا او فرسا وتارة لما هو من الصور الخيالية فتجتمع خيالات كانت متشتتة فى الخيال او تكونت فيه من الخيال الصور الواقعة فى الخيال من خارج فيفاض عليها صورة تناسب الصور الخيالية فى التجرد من وجه والتلطخ بالمادة من وجه وكل خلق فى اى نشاة كان فانه لا يدخل فى تلك النشاة شئ من خارج تلك النشاة لان ذلك محال لا يقبله الغفل ضرورة نعم نشاة تعد لنشأة اخرى وموجود فى نشاة يعد لموجود فى نشاة أخرى وذلک لانتظامهما جميعا فى الطبيعة الكلية وسريانها فى النشأت على السواء فينبغى ان تجرد تطرک الى النشاة الخيالية فهنالک بناء وهدم واحياء واماتة وتقريبات والله هنالک كل يوم

کیفیت اور کمیت میں اور سب عرضوں میں تو وہ مخلوق انسان ہوجاتا ہے یا فرس اور خلق کبھی ہوتی ہے صور خیالیہ سے تو جمع ہوجاتی ہیں خیالات کہ تھی پراگندہ ومنتشر خیال میں یا تنگ تھے خیال میں حلول کردیئے صورت واقعہ کے بیچ خیال کے خارج سے تو افاضہ ہوتی ہے ان پر وہ صورت جو مناسب ہے صور خیالیہ کو بیچ تجرد کے ایک وجہ سے اور آلودہ ہونے سے افادہ کے ساتھ ایک وجہ سے اور ہر خلق کسی عالم میں ہو اس عالم کے خارج سے اس عالم میں داخل نہیں ہوتی اس واسطے کہ یہ امر محال ہے اس کو عقل قبول نہیں کرتی ضرور ہاں یہ بات ہے کہ ایک عالم معد ہے واسطے دوسرے عالم کے موجود ہے ایک عالم میں کہ معد ہو واسطے دوسرے عالم کے اور یہ امر ہے بسبب اس کی انتظام کی طبیعت کلیہ میں اور سرایت کرنی طبیعت کلیہ کی سب عالم میں برابر پس چاہیئے کہ تیری نظر مجرد ہو عالم خیالیہ میں کہ وہاں بناتا ہے اور بگاڑتا ہے زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا اور تقریبات ہے واللہ کہ وہاں ایک نرالا دن ہے تو بسا

هو فی شان فریما یتعلق الارادة الالهية بتكوين شخص خيالى فيبعث له تقريب ويجمع له اجزاء خيالية ومن عجيب الاسرار خلق النسب بعد ما لم يكن فيكون الرجل شريفا فى نفس الامر ويكون ليس بشريف فى نفس الامر فى زمان واحد وذلک انه بمّالم يكن الرجل شريفا فى الاصل ولكنه ولد فى زمان تقتضى الاتصالات الفلكية يومئذ نباهة نسبه وارى ان ذلک بنوع امتزاج زحل مع الشمس والمشترى بحيث يكون الزحل مراة ونور الشمس والمشترى منعكسا فيه فحينئذ يكون والله اعلم فى هذا المولود براعة النسب والنباهة من اجله ويكون ذلک الاتصال بحيث ينحفظ فى صورة المفاصة حكم هذا اتصال كما يحفظ فى المولودات اشكال الوالدين ويخاطيطهما وهذا الرجل ليس له شرف

اوقات ارادہ الٰہیہ متعلق ہوتا ہے واسطے پیدا کرنے ایک شخص خیالی کے تو برانگیختہ ہوتی ہے واسطے اس کے تقریب اور اس کے واسطے اجزا خیالیہ جمع ہوتے ہیں اور عجائب اسرار سے ایک خلق نسب ہے بعد اس کے کہ نہ تھا پس ہوتا ہے ایک مرد اصل میں شریف اور شریف نہیں ہوتا نفس الامر میں ایک زمانہ میں اور یہ امر اس لئے ہے کہ اکثر اوقات ایک مرد اصل میں شریف نہیں ہوتا لیکن وہ پیدا ہوا ایسے زمانہ میں کہ اتصالات فلکیہ مقتضی ہیں اس کی بزرگی نسب کو اور میری رائے میں یہ ایک نوع امتزاج ہے زحل کا شمس سے اور مشتری سے اس حیثیت سے کہ زحل آئینہ ہو نور شمس و مشتری کا اس میں منعکس ہو تو اس وقت ہوگی اور خدا خوب جانتا ہے اس مولود بچہ میں بزرگی نسب دنیا کے اس کے سبب اور ہوئے وہ اتصالات ایسی حیثیت سے کہ محفوظ ہو اس کی صورت مفاصہ میں حکم اس اتصال کا جیسے محفوظ ہوتی ہے بچوں میں شکل والدین اور نشان والدین کے اور اس مرد میں شرافت موروثی نہیں

مورورث فيضى اولا فى الملاء الاعلى بصيرورته شريفا ثم لا يزال فيهم نيمو هذا المعنى كما يربى الانسان فلوة فينموا حتى يترشح منه الهامات الى الملاء السافل ومنه همم من بنى آدم غير الكمل بلغ الانسان اشده وجاء اتصال يستدعى ظهور نسبه ونباهة امره فحينئذ يتنزل هٰذا السر فى الارض فيخرج من حفظ الناس او من بين بطون الاوراق وجه يدل على كونه شريفا وان كان مخالفا لما فى نفس الامر ولكن يقع هنالك شبهة فتنقادلها خيالات بنى آدم فيجتمعون على نسيمته شريفا وتعظيمه من جهة الشرافة واذا كان هذا الانسان من اهل الصلاح فربما يرى فى بعض مناماته انه شريف فتطمئن نفسه بذلک وکل من حفظ الامر الاول وفكر انه ليس بشريف لم يقبل

ہے تو حکم کیا جاتا ہے پہلے ملاء اعلیٰ میں اس کے شریف ہوجانے کا پھر اس میں ہمیشہ یہ بات بڑھتی جاتی ہے جیسا تربیت کرتا ہے انسان اپنے بچہ کو پھر وہ بڑا ہوجاتا ہے، ایسا کہ اس سے مترشح ہوتے ہیں الہام طرف ملاء سافل کے اور انہیں عجائب اسرار سے ہے تو یا بنی آدم کے سوا کاملین کے تو جس وقت پہنچتا ہے انسان اپنی جوانی کو اور آتا ہے وہ اتصال جو مستدعی ہے اس کے ظہور نسب اور بناہت شرافت کا تو نزول کرتا ہے یہ سر زمین میں تو نکلتی ہے حفاظت سے لوگوں کے یا بطون اوراق سے ایسی کوئی وجہ کہ دلالت کرے اس کے شریف ہونے پر اگرچہ وہ مخالف نفس الامر میں ہو لیکن واقع ہوتی ہے وہاں شباہت کہ خیالات بنی آدم کے مطیع ہوتے ہیں اور اس پر جمع ہوجاتے ہیں کہ اس کو شریف کہیں اور بوجہ شرافت سے اس کی تعظیم کریں اور جس وقت ہوتا ہے یہ انسان اہل صلاح میں سے تو اکثر اوقات دیکھتا ہے خواب میں کہ وہ شریف ہے تو اس کو اطمینان ہوجاتا ہے

منه قوله بل احاطه به انكارا الملاء السافل وكان كالذى بسبب الشريف بانه ليس شريف وهذا كله فى الخارج شبح وتمثال لتلون نفسه بلون النباهة النسبية ولكل نباهة نسبية فى الخارج نسب تستند اليه اما الى امام فى الدين او ملك فى الدنيا فيتعين هذا الاستناد بحكم الوقت ويصير الامر كانه غير مؤتنف وقس عليه اماتة الشرف فيبعث الله تقريبات عجبيه ينسبون لها شرف هذا الانسان ويفقد من نفسه لون النباهة النسبية ويجتمع الناس على انه ليس بشريف ويكتب ذلک فى الملاء السافل وكل من قال انه شريف انكر عليه كالذى نسب غير الشريف الى الشرف وليس مقصودنا انه اجتمع النقيضان من قبل انه شريف من وجه ليس بشريف من

اس سے اور جس کے حفاظت کے امر اول نے اور ذکر کیا گیا کہ وہ شریف نہیں ہے اس کے قول کا اعتبار نہیں ہوتا اور اس کو احاطہ کرتا ہے انکار ملاء سافل کا اور ہوجاتا ہے ایسا جیسے شریف نہیں ہے اور یہ سب باتیں خارج میں ایک کالبد ہیں اور تمثال ہیں واسطے رنگے جانے اس کے نفس کے شرافت نسبیہ کے رنگ سے اور واسطے شرافت نسبیہ کے خارج ہیں نسب ہے کہ مستند ہوتا ہے اس کی طرف یا یہ کہ امام ہو دین میں یا بادشاہ ہو دنیا میں پس متعین ہوتی ہے یہ استناد بمقتضائے وقت اور ہوجاتا ہے امر گویا سرے سے تھا ہی نہیں اور قیاس کرلے اس پر شرف جاتے رہنے کو کہ اللہ موجود کردیتا ہے ایسے تقریبات عجبیہ کہ ان کی سبب لوگ بھول جاتے ہیں اس انسان کا شرف اور گم ہوجاتا ہے اس کے نفس سے رنگ شرافت نسبیہ کا اور سب لوگ اس پر مجتمع ہوجاتے ہیں کہ وہ شریف نہیں اور لکھی جاتی ہے یہ بات ملاء سافل میں اور جو کوئی اسے شریف کہتا ہے منکر ہوتے ہیں اس سے گویا اس نے غیر شریف کو شریف کی طرف منسوب کیا اور ہمارا مقصود اس سے یہ نہیں کہ اجتماع نقیضین سے اس

وجه اذ لیس هذا من التناقض فی شئ بل هنالک حضرتان حضرة فیها انه شریف من کل وجه وحضرة فیها انه لیس بشریف من کل وجه فللخبرین مطابق فی تلک الحضرات ومن هذا الباب ان خلافة الخلیفة الجائر خلافة فی حضرة ولیست خلافة فی حضرة ومن هذا الباب تقارب الزمان اذا قربت القیامة فیکون السنة کالشهر والشهر کالجمعة والجمعة کالیوم وذلک الانعقاد صورة الفناء والعدم فی الملاء الاعلی فیفاض لون ذلک فی الناسوت فیخیل الیهم انه امتداد وانه لیس هنالک امتداد ویختل المقائس فلا یقدد انسان ان یصنع فی یوم کان یصنعه من قبل فی یوم وذلک التاثیر هذا السر المفاض من الملاء الاعلی بمنزلة تاثیر وهم الانسان فی ذلق رجله من جذع بین جدارین ولم

قبیل سے کہ ایک وجہ سے شریف ہے اور ایک وجہ سے شریف نہیں ہے اس لیے کہ ایک شے میں تناقض نہیں ہے بلکہ یہاں دو درگاہیں ہیں کہ ایک میں ہر وجہ سے شریف ہے اور دوسری میں ہر وجہ سے شریف نہیں واسطے دونوں خبروں کے مطابق ہے ان درگاہوں میں اور اسی باب سے ہے خلافت خلیفہ ظالم کی کہ ایک درگاہ میں خلافت ہے اور دوسری میں خلافت نہیں ہے اور اسی باب سے ہے تقارب زمانہ کا جس وقت قیامت قریب ہوگی کہ ہوگا ایک برس مانند ایک مہینے کے اور ہوگا ایک مہینہ مانند ایک جمعہ کے اور ہوگا ایک جمعہ مانند ایک روز کے اور یہ امر ہوگا واسطے منعقد ہونے صورت فنا اور عدم کے ملاء اعلیٰ میں تو افاضہ ہوگا اس کا رنگ عالم ناسوت میں پس ان کے خیال میں آئے گا کہ امتد

ہے اور وہاں امتداد نہ ہوگا اور قیاسوں میں خلل آجائے گا کوئی انسان قادر نہیں ہونے کا کہ ایک دن میں وہ کام کرلے جو پہلے ایک روز میں کرلیتا تھا اور یہ امر ہوگا بسبب تاثیر اس راز کے جو افاضہ ہوا ہے ملاء اعلیٰ سے بمنزلہ تاثیر وہم از ان کے لغزش میں اس کے پاؤں کے اس تنہ

يكن لتزلق لو كان هذا الجذع موضوعا فى الارض والاجتماع النقيضين صور كثيرة لا يحيط بها كلامنا فى هذه الساعة والله اعلم **مشهد آخر** افيض على اسرار من المبدع والمعاد فمن اسرار المعاد سر اللباس اهل الجهنم سرابيل من قمطران واللباس اهل الجنة السندس والحرير وغيرهما من الالبسة الفاخرة وكذا سر سواد وجوه اهل النار ونضارة اهل الجنة وما يشا كل ما ذكرنا وبيان ذلك يتوقف على مقدمتين احديهما ان بين النفس اعنى التى بها الحس والحيوة فى الانسان وبخروجها يموت وبين البدت امتزاجا اكيدا لاسيما فى لكثر بنى آدم ممن يتبادر الى فهمه ان الروح وصف للبدن وانہا حيوة اوانها فى البدن كالنار فى الفحم ولهذا الامتزاج الاكيد يتمثل اوصاف النفس بصورة اوصاف البدن فى

درخت سے جو درمیان دو دیواروں کے ہو اگر یہی تنہ درخت زمین پر رکھا ہوتا تو ہرگز لغزش نہ ہوتی اس کے پاؤں کو اور واسطے اجتماع نقیضین کے بہت صورتیں ہیں کہ ہمارا کلام ان کو احادر نہیں کرسکتا اس وقت واللہ اعلم **مشہد آخر** افاضہ ہوئے مجھ پر اسرار معاد کے اور معاد کے اسرار میں سے ہے پہنانا اہل جہنم کو کرتے روغن قطران کے اور اہل جنت کو پہنانا سندس وحریر کا اور اس کے سوا اور لباس فاخرہ کا اور اسی طرح اہل جہنم کے منہ سیاہ ہونے اور اہل جنت کے تروتازہ ہونے اور سوا اس کے ایسی ہی شکلیں جو ہم نے بیان کیں اور اس کا بیان دو مقدموں پر موقوف ہے ایک ان دو میں سے یہ ہے کہ نفس کے درمیان جس سے میری مراد وہ شے ہے جس سے حس وحیات ہے انسان میں اور جس کے نکلنے سے مر جاتا ہے اور بدن کے درمیان بڑا مضبوط امتزاج ہے خصوصاً بنی آدم میں جن کی فہم میں متبادر ہوتا ہے کہ روح ایک وصف ہے بدن کا اور وہ ہی حیات ہے یا یہ کہ روح بدن میں ایسے ہے جیسے کوئلے میں آگ سو اس امتزاج کے واسطے متمثل ہوتے ہیں اوصاف نفس کے بصورت

المنامات وثانيهما ان بعض الحضرات فى عالم الناسوت يتمثل هنالك معنى بصورة شئ كتمثله بها فى عالم الخيال المقيد كقصة سيدنا داوٗد عليه السلام وما تمثلت له الملائكة متخاصمين فى النعاج حذو معاملته مع بعض الناس فى الازواج وبعض تمهيد المقدمتين نقول صبغ الكفر على نفوسهم هو الذى يصير سرابيل من قطران وسوادا فى الوجه بسبب تاثير اللعنة الالهية وصبغ الايمان على نفوسهم هو الذى يصير سندسا ونضارة فى الوجه بسبب عناية الله بهم رايت ذلک رؤية روحانية ومن اسراد المبداء ان رايت الوجود المنبسط متلاشيا فى الحق من جهتين جهة صدوره من الذات الالهية وجهة ظهور تجلى الهى فيه بحيث احاطه بمجامعه فمن نطق بان الوجود المنبسط هو الله فهذا مغراه

اوصاف بدن کے بیچ سونے کے اور دوسرا ان دونوں مقدموں سے یہ ہے کہ بعض حضرات عالم ناسوت میں متمثل ہوتی ہیں معنی بصورت ایک شے کے مانند تمثل ان کے عالم خیال مقید میں جیسا قصہ سیدنا داوٗد علیہ السلام کا اور متمثل ہونا ملائکہ متخاصمین کا بیچ بھیڑوں کے مقابلہ ان کے معاملہ کے بعضے آدمیوں سے ازواج میں اور بعد تمہید دونوں مقدموں کے ہم کہتے ہیں کہ کفر کا رنگ کافروں کی نفوس پر وہ ہی کرتے روغن قطران کے ہوجائیں گے اور روسیاہی بسبب تاثیر لعنت الٰہی کے اور ایمان کا رنگ اہل جنت کے نفوس پر وہی لطیف ریشمی کپڑے ہوجائیں گے اور تروتازگی ان کے چہروں کی بسبب عنایت الٰہی کے ہوگی میں نے دیکھا رویت روحانیہ میں اور اسرار مبداء سے یہ ہے کہ میں نے دیکھا وجود منبسط کو متلاشی حق میں دو جہتوں سے ایک جہت اس کے صادر ہونے کی ذات الٰہی سے اور ایک جہت اس میں ظہور تجلی الٰہی کی ایسی حیثیت سے کہ سب جامع کو احاطہ کرلیا ہے تو جو ناطق ہوا اس بات سے کہ وجود منبسط وہ اللہ ہے تو یہی اس

لکن النظر الدقیق یحکم ان
الذات الواجبة صدر منها الشیون
بما هی فی المبداع الاول ثم
صدر الوجود المنبسط وهو
الفعلیة والخارج ثم ظهر هنالک
فی الخارج شأن بعد شأن علی
الترتیب مکنون **مشهد آخر**
فاض علی اسرار عجیبة فی
طریق ظهور الکرامات اعلم ان
الکرامات لا تنبعث الا من قوة
فی النفس الناطقة فاذا عدت من
الملاء الاعلی والصقت همتها
بالقوة العازمة من الشخص
الاکبر صارت بمنزلة الاستحسان
بالنسبة الی تلک العازمة فتنقلب
الصورة المطلوبة هنالک عرفا
خاتما والاولیاء هنالک حدان
احدهما حد یکون هنالک ادنیٰ
خطرة وادنی استحسان متصلا
بالعازمة وثانیها حد یکون
هنالک الهمة القویة المنبعثة من
صلب النفس المستمرة علی
النفس فی اوقات کثیرة هی

کی غفلت گاہ ہے لیکن نظر دقیق حکم کرتی
ہے کہ ذات واجب سے صادر ہوئے
شیون ساتھ اس شے کے جو مبداء اول میں
ہے پھر صادر ہوا وجود منبسط اور وہ فعلیت
اور خارج ہے پھر ظاہر ہوئی خارج میں ایک
شان کے بعد شان اوپر اس ترتیب کے جو
مشہد آخر مجھ پر افاضہ ہوئے طریق
ظہور کرامات کے اسرار عجیبہ جاننا چاہیئے
کہ کرامات نہیں برانگیختہ ہوتی مگر اس
قوت سے جو نفس ناطقہ میں ہے پس جس
وقت سازگار ہوتی ہے ملاء اعلی سے اور اس
کی ہمت ملاصق ہوتی ہے شخص اکبر کی
قوت عازمہ سے تو ہوجاتی ہے بمنزلہ
استحسان کے بہ نسبت اس قوت عازمہ
کے تو منقلب ہوجاتی ہے صورت مطلوبہ
وہاں عزم قطعی سے اولیاء کے یہاں دو
حدیں ہیں ان دو میں سے ایک حد ادنی
خطرہ اور ادنی استحسان ہے متصل ساتھ
عازمہ کے اور دوسری حد بیان ہمت یہاں
قویہ منبعثہ ہے صلب نفس سے کہ وہ
مستمرہ ہے نفس پر اوقات کثیرہ میں جو
اس سے متصل اور درمیان دونوں طرفوں
کے بہت سے مراتب ہیں اور اوقات

المقام والوقت وهذه هی الطبقة العلیا المختصة بالکمال المطلق فیصیر اشرافا واستجابة دعاء وتکثیر طعام وشراب بحسب المقتضیات والمعدات ساعتئذ وقس علی ذلک شرجة العلم منجسة من الناموس المنعقد فی الملاء الاعلی ارادة للخیر باهل الارض فهی متصلة بقلبه المقدس دائما الا انه بتصور بصور شئ بحسب الاوقات والاوضاع وهیات النفس فیخرج بصورة النفث والروع مرة وتمثل الملک اخری وافاضة برکة فی الرویة تارة ومناما اخری ومنهم من یکون الداعیة السفلیة هی الباعثة فیه ولیس ذلک من مقامات الکمل اللهم الا اتماما لمعنی الجامعیة والیه الاشارة فی مقالتهم المشهورة ان العارف لا همة له ثم ان الولی اذا بلغ هذا المبلغ من القوة العازمة خلع علیه خلعة الطیبة فی مشهد سویداء القلب من

وقت اور مقام کے اور یہ طبقہ اعلیٰ ہے مختص ساتھ کمال مطلق کے پس ہوتا ہے اشراف اور قبولیت دعا اور زیادتی طعام و آب موافق مقتضیات اور معدات کے اس ساعت اور اسی پر قیاس کرلو چشمہ علم کا جو جاری ہے ناموس سے اور جو منعقد ہے ملاء اعلیٰ میں اہل زمین کے خیر کے ارادہ سے پس وہ متصل ہے ان کے قلب مقدس سے ہمیشہ لیکن اس کی صورتیں متفرق ہیں بحسب اوقات واوضاع کے اور ہیئت نفس کے اور کبھی خارج ہوتا ہے بصورت امام قلب کے اور کبھی متمثل ہوتا ہے فرشتہ اور کبھی خواب میں افاضہ برکت کا اور کبھی قیام میں اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ داعیہ سفلیہ باعث ہوتا ہے اور یہ مقامات کاملین سے نہیں ہے انہیں یوں کہا جائے کہ واسطے تمام کرنے معنی جامعیت کے اور اسی کی طرف اشارہ ہے ان کے اس قول مشہورہ میں کہ ان العارف لاہمتہ کہ پھر جب ولی پہنچتا ہے قوت عازمہ کی اس حد کو تو پہنایا جاتا ہے اس کو خلعت قطبیت کا مشہد میں سویداء قلب کے شخص اکبر کی طرف تب ہوجاتا

الشخص الاكبر فصار ملاذا للناس ومابالهم وجامعا لشملهم ولست ارى وجوب تفرد شخص بهذا الامر بل ربما يصل اليه اثنان وثلثة وفوق ذلك ايضا والحضرة مع كل واحد كانه المتفرد بها مثل ذلك مثل الانسان كل فرد من البشر منفرد به من غير مزاحمة وان كانوا الوفا ومن زعم انفراد شخص بذلك فاما يشير الى سر غير ما اشرت اليه ويعرج على هذا الانفراد الذى وكدته ويحمله على غير يحمله والحمد لله الذى سقانى كاسادهاقا من كل هذه القامات التى اشرت اليها .

مشهد آخر رايتنى فى المنام قائم الزمان اعنى بذلك ان الله اذا اراد شيئا من نظام الخير جعلنى كالجارحة لاتمام مراده ورأيت ان ملك الكفار قد استولى على بلاد المسلمين ونهب اموالهم وسبا ذرياتهم واظهر فى بلدة اجمير شعائر

ہے وہ لوگوں کے واسطے پناہ کی جائے اور لوگوں کا مرجع اور جامع ان کے تفرقوں کا اور میری رائے میں نہیں ہے واجب ہونا واسطے ایک شخص کے اس مرتبہ کا بلکہ اکثر اوقات اس کے رتبے کو پہنچتے ہیں دو اور تین اور اس کے سوا بھی اور حضرت ہر واحد کے ساتھ ایسی ہوتی ہے گویا کہ وہ اس میں متفرد ہے مثال اس کی ایسی ہے جیسے انسان کہ ہر فرد بشر منفرد ہے انسان ہونے میں بغیر مزاحمت کے اگرچہ ہیں ہزاروں اور جس شخص نے گمان کیا منفرد ہونا اس رتبہ کا اشارہ کرتا ہے اس سر کی طرف جو غیر ہے اور جس کی طرف میں نے اشارہ کیا یا وہ سیدھا چلے اس انفراد ہیں اور اس حمل کیا کرتے غیر محل پر اور الحمد للہ کے ان سب مقاموں سے جو میں نے بیان کئے ہیں مجھ کو جام لبریز پلایا ہے۔

مشہد آخر میں نے دیکھا خواب میں کہ قائم الزمان ہوں اس سے میری مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ارادہ کیا کسی شے کا نظام خیر سے تو مجھ کو مانند اعضا کے واسطے اتمام اپنی مراد کے اور میں نے دیکھا کہ کفر کا بادشاہ غالب آگیا مسلمانوں کے شہروں پر اور ان کا مال لوٹ لیا اور ان کی ذریات کو غلام بنالیا اور شہر اجمیر

المتصلة بها وبين الطرفين مراتب كثيرة وللاوقات والاحوال والاسباب خواص ثم الاولياء فى ذلك على قسمين منهم من يكون همته النفس متمثلة عنده ويرى الاثار وتصدر منها ومنهم من يكون همته غير متمثلة بل مضمحلة فى خاطر او خيال او لفظ فلا يجد لذلك بالا ويصادف وقتا بتدبير الحق ورحمة به فيصدر ومنها آثار والاول اكثر فى الهند وخراسان وما يليها والثانى اكثر فى الحجاز واليمن وما يليها ثم الاولياء اوقات منها ما يكون فيه الارادة الصرفة من غير مزاحمة استبعاد او مخالفة سنة الله انجع فى المقصود فاذا اخطر فى قلبه خاطر استبعاد او مخالفة سنة الله لنكحت كما ترى عند عروض الحياء والخجل وهذا سر قوله صلى الله عليه وسلم لابى رافع لما طلب منه

واحوال واسباب کے واسطے خواص ہیں پھر اولیاء اس میں دو قسم ہیں ایک وہ ہیں کہ ان کی ہمت نفس ان کے نزدیک متمثل ہے اور وہ دیکھتے ہیں کہ آثار اس سے صادر ہوتے ہیں اور ایک وہ ہیں جن کی ہمت غیر متمثل ہوتی ہے بلکہ مضمحل ہوتی ہے خاطر یا خیال میں یا لفظ میں تو وہ نہیں پاتی اس کے واسطے توجہ اور مائل ہوتی ہے کسی وقت ساتھ تدبیر حق کے اور اس کی رحمت کے تو صادر ہوتی ہیں ان سے آثار اور اول قسم کے اولیاء اکثر ہند وخراسان اور ان کے قرب میں ہیں اور دوسری قسم کے ہیں حجاز ویمن اور اس کے نواحی میں پھر اولیاء کے واسطے وقت ہیں ان میں سے وہ ہے کہ جس میں ارادہ صرفہ ہو کہ اس کو مزاحم نہ ہو بعید جاننا یا مخالف سمجھنا سنت اللہ کا کہ مقصود میں سریع التاثیر ہو کیونکہ جب خطرہ آیا اس کے دل میں استبعاد کا یا مخالف عادت اللہ کا تو قلب رک جاتا ہے جیسے حیا کے آجانے سے اور شرمندہ ہونے سے اور یہ سر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا واسطے ابورافع کے جب اس سے طلب کیا

الکفر وابطل شعائر الاسلام والعياذ بالله فغضب الله تعالىٰ على اهل الارض غضبا شديدا ورأيت صورة هذا الغضب متمثلة فی الملاء الاعلی ثم ترشح الغضب الی فرایتنی غضبانا من جهة نفث من تلک الحضرة فی نفسی لا من جهة ما يرجع الی هذا العالم وانا ساعتئذ فی جم غفير من الناس منهم الروم ومنهم الازابكة ومنهم العرب بعضهم ركبان الابل وبعضهم فرسان وبعضهم مشاة على اقدمهم واقرب ما رايت شبهها بهولاء الحجاج يوم عرفة ورايتهم غضبوا بغضبی وسالونی ماذا حكم الله فی هذه الساعة قلت فک کل نظام قالوا الی متی قلت الی ان ترونی قد سكت غضبی فجعلوا يتقاتلون ببنهم ويضربون وجوه ابلهم فقتل منهم كثير وانكسرت رؤس ابلهم وشفاهها ثم انی فقدمت الی بلدة اخوبها واقتل اهلها فتبعونی فی ذلک وكذلک خوبنا بلدة بعدة

میں علامات کفر ظاہر کئے اور علامات اسلام کھودیئے العیاذ باللہ اور خدا کا بڑا غضب ہے اہل زمین پر اور میں نے دیکھی اس غضب کی صورت متمثل ملاء اعلیٰ میں پھر مترشح ہوا غضب میری طرف تو میں البتہ غضبناک ہوا بسبب ڈرے جانے کے اس درگاہ سے میری نفس میں نہ اس جہت سے کہ وہ رجوع ہے طرف اس عالم کے اور میں اس وقت لوگوں کے جم غفیر میں ہوں کہ ان میں روم اور اذبک اور عرب سب میں بعضے اونٹوں پر سوار ہیں اور بعضے گھوڑوں پر اور بعضے پیادہ ہیں اور قریب اس کے جو میں نے دیکھا مشابہ ان کے ہیں حاجی لوگ دن عرفہ کے اور میں نے دیکھا کہ وہ سب غضبناک ہیں میرے غضبناک ہونے سے اور مجھ سے کہتے ہیں کہ کیا حکم ہے اللہ کا اس وقت میں نے کہا ہر انتظام کے دور کرنے کا انہوں نے کہا کب تک میں نے کہا کہ جب تک کہ تم دیکھو میرا غضب ساکت ہوگیا پھر وہ آپس میں قتال کرنے لگے اور اونٹوں کے منہ پر مارنے لگے تو قتل ہوئے ان میں سے بہت اور ان کے بہت اونٹوں کے سر ٹوٹے پھر بڑھا آگے ایک شہر کی طرف جو اس کے ویران کرنے اور اس کے لوگوں کو قتل کرنے کے لئے اور

بلدة حتی وصلنا الاجمیر وقتلنا هنالک الکفار واستخلصناها منهم وسبینا ملک الکفار ثم رایت ملک الکفار یماشی مع ملک الاسلام فی نفر من المسلمین فامر ملک الاسلام فی اثناء ذلک بذبحه فبطش به القوم وصرعوه وذبحوه بسکین فلما رأیت الدم یخرج من اوداجه متدفقا قلت الآن نزلت الرحمة ورأیت الرحمة والسکینة شملت من باشر القتال من المسلمین وصاروا مرحومین فقام الی رجل وسالنی عن المسلمین اقتتلوا فیما بینهم فتوقفت عن الجواب ولم اصرح رایت ذلک لیلة الجمعة الحادیة والعشرین من ذی القعدة سنة ١١٤٤ھ

مشهد آخر لا شبهة فی ان حقیقة الحقائق وحدة لاکثرة فیها وانه لابد لها من تنزلات لتظهر الکثرات وتتعین المراتب باحکامها وخواصها وان حرکتها من صرافة وحدتها الی آخر المراتب تدریجیة وان لاغیة لها

انہوں نے پیروی اور تابعداری کی میری اس امر میں اور اسی طرح خراب کیا ہم نے ایک شہر کے بعد ایک شہر یہاں تک کہ ہم پہنچے اجمیر اور وہاں کفار کو قتل کیا اور ان سے چھڑایا ہم نے اس کو اور غلام بنا لیا ہم نے کفار کے بادشاہ کو پھر میں نے دیکھا کہ بادشاہ کفار جارہا ہے بادشاہ اسلام کے ساتھ مسلمانوں کے گروہ میں پھر حکم دیا بادشاہ اسلام نے اسی اثناء میں اس کے ذبح کرنے کا تو پکڑلیا اس کو لوگوں نے اور گرادیا اس کو اور ذبح کرڈالا چھرے سے پھر جب دیکھا میں نے کہ خون اچھل رہا ہے اس کی رگوں سے میں نے کہا اب رحمت نازل ہوئی اور میں نے رحمت و سکینہ کو دیکھا کہ شامل ہوئے ان مسلمانوں سے جنہوں نے جہاد کیا اور وہ ہوگئے رحمت کئے گئے پھر کھڑا ہوا ایک مرید اور مجھ سے سوال کیا اور مسلمانوں کا جنہوں نے آپس میں قتال کیا تو میں نے توقف کیا جواب میں اور نہ بیان کیا یہ میں نے دیکھا شب جمعہ کو اکیسویں ماہ ذیقعدہ سنہ ١١٤٤ کو۔

مشہد آخر اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ حقیقت بالحقائق وحدت ہے اس میں کثرت نہیں ہے اور اس کے واسطے تنزلات ضرور ہیں کہ کثرت ظاہر ہو اور اس کے احکام و خواص کے مراتب متعین ہوں اور اس وحدت کی حرکت اس کی

الانفس ظهور كمال تلك الوحدة وان لها عند حركتها لنفسها الى مراتب الكثرات حب مقدس اعلى من الارادة الاختيارية التى يقول بها قوم والايجاب الطبيعى الذى يقول به آخرون وان هذا الحب بسيط فى اول امره ثم انه يتسع دائرتها شيئا فشيئا بازاء اتساع الكثرة اذ لكل مرتبة خاصة حب خاص كان سببا لبروزها وانه فى بساطته الاولى لم يكن خاليا عن جميع المحبات التى ظهرت من بعد لكنها كانت مندمجة فظهرت وكامنت فبرزت فهذه اصول لا ينبغى ان يشک فيها من له ادنى بال ولنا بعد هذه مشهد آخر فشاهدنا ان اندماج جميع المراتب فى تلك البساطة ليس على حد واحد بل هنالک حب خاص مندمج فى ذلک الحب البسيط هو بمنزلة الظاهر البازر الموجود بالفعل وحب آخر هو كالشئ بالقوة القريبة او البعيدة وهذا الحب الظاهر منه حب

صرافت وحدت سے آخر مراتب تک تدریجہ ہے اور اس کی کچھ نہایت نہیں مگر نفس ظہور کمال اس وحدت کا اور اس مدت کے واسطے وقت اس کے حرکت لنفسھا کے طرف مراتب کثرات کے حب مقدس اعلیٰ ہے جسے ارادہ اختیار کہتی ہے یہ ایک قوم اُور اسے ایجاب طبیعی کہتے ہیں اور یہ حب بسیط ہے اپنے اول امر میں پھر اس کا دائرہ وسیع ہوتا گیا آہستہ آہستہ مقابلہ وسعت کثرت کے اس واسطے کہ ہر مرتبہ کے واسطے ایک خاصہ ہے حب خاص کا کہ وہ سبب ہے اس کے بروز ظہور کا اور تحقیق بساطت اولیٰ میں نہیں خالی ان جمیع محبات سے جو بعد میں ظاہر ہوئیں لیکن وہ اس میں مندمج ہیں پھر ظاہر ہو گئیں اور پوشیدہ پھر ظاہر ہو گئیں پس یہ ایسے اصول ہیں کہ اس میں کچھ شک نہ کرنا چاہیے جس شخص کو ادنیٰ بھی سمجھ ہو اور ہمارے واسطے اس کے ایک اور مشہد ہے کہ مشاہدہ کیا ہے ہم نے یہ کہ اندماج جمیع مراتب کا اس بساطت میں حد واحد پر نہیں ہے بلکہ یہاں حب خاص ہے مندمج اس حب بسیط میں وہ بمنزلہ ظاہر بارز موجود بالفعل کے ہے اور ایک حب دوسری ہے وہ مانند قوت قریبہ یا بعیدہ کے ہے اور یہ حب ظاہر اس سے

يتعلق بظهور نشأة كلية اولا
وبالذات وليس هنالک ذكر
لافراد تلک النشأة ثم اذا جاء
وقت ظهور افراد تلک النشأة
صار حب ظهور الافراد
بتفاصيلها بازرا ظاهرا ومنه حب
يتعلق بظهور فرد من نشأة يكون
فردا متشخصا فی المثال وفردا
منتشرا يصدق علی كثيربن علی
سبيل البدل فی الناسوت بان
يكون القائم فی ذلک المركز
شخص ثم من بعده شخص آخر
وهلم جرائم الحب المتعلق
بظهور فرد بهذا المعنی اما ان
يقصد به ظهور تدبير الهی
متعلق بتلک النشأة اولا
وكذالک اذا تعلق الحب بظهور
نشأة كلية ثم انفسر ذلک الحب
عند ظهورها الی افراد
واشخاص فاما ان ينفسر بقصد
ظهور تدبيری الهی ولا يكون
المقصود الانفس وجود هذا
النوع من الكمال شاهدنا ذلک
وشاهدنا ان النشأة الانسانية
ليست تابعة للنشأة الحيوانية

ایسی حب ہے کہ متعلق ظہور نشاء کلیہ کے
اولا اور بالذات اور یہاں اس منشاء کے افراد
کا کچھ ذکر نہیں پھر جب آیا وقت ظہور
افراد اس نشاء کا ہوئی حب ظہور افراد اپنی
تفصیلوں سمیت بارز ظاہر اور اس سے
ہے جو علاقہ رکھتی ہے ظہور فرد سے اس
نشاء سے کہ ہووے فرد تشخص فی المثال اور
ایک فرد منتشر کہ صادق آئی کثیرین پر
علی سبیل البدل عالم ناسوت میں اس طرح
کہ ہووے قائم اس مرکز میں ایک شخص
پھر بعد اس کے دوسرا شخص اور اسی طرح
اور پھر حب متعلق ظہور فرد کے ساتھ اس
معنی کے یا یہ کہ قصد کیا جاوے اس سے
تدبیر الہی کے ظہور کا جو متعلق ہے ساتھ
اس نشاء کے یا نہ ہوا دور مانند اس کے
جب متعلق ہوئے حب ساتھ ظہور نشاء
کلیہ کے پھر منفسر ہوئی یہ حب اپنی ظہور
کے وقت طرف افراد اور اشخاص کے پھر یا
یہ کہ منفسر ہوئے ساتھ قصد ظہور تدبیر
الہی کے یا نہ ہو مقصود مگر نفس وجود اس
نوع کا کمال سے یہ ہم نے مشاہدہ کیا اور
ہم نے مشاہدہ کیا کہ نشاء انسانیہ تابع
نہیں نشاء حیوانیہ کے فقط بلکہ اس کے
مقابل حب خاص ہے کہ اول امر میں ظاہر
ہوئی اور اسی طرح نشاء حیوانیہ تابع نہیں

فقط بل بازائها حب خاص ظهر فی اول الامر وکذلک النشأة الحیوانیة لیست تابعة لنشأة النامویه وشاهدنا ان الحب المتعلق بظهور فرد اذا کان فی اول الامر یکون هذا المراد فردا جامعا لجمیع النشأة الهیة والکونیة فان کان قصدیة تدبیر نشأة فهو الفرد النبی کالحقیقة النبویة التی کانت متمثلة فی عالم المثال وهو النبی بالاصالة وما زال فی عالم الناسوت یظهر لها مثال بعد مثال حتی وجد سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم فکملت باحکام تلک المرتبة وان لم یقصد به تدبیر نشأة بل انما قصد نفس تحقق هذا الوجه من الکمال فهو الفرد الذی لیس بتبعیّ واذا تعلق الحب بظهور نشأة کلیة ثم لما جاء وقت ظهور افرادها تعلق الحب ثانیا بظهور فرد فان کان قصد به حینئذ تدبیر نشأة فهو نبی من الانبیاء ولیس فی الفرد الجامع وان لم یقصد به حینئذ ذلک بل محض ظهور کمالات تغلب فیها القویٰ الهیة علی

نشاء نامویہ کے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ حب متعلق ظہور فرد کے اگر ہے اول امر میں تو ہوگی یہ مراد جامع جمیع نشاءت الہیہ کے اور کونیہ کے پس اگر ہے اس سے قصد تدبیر نشاء کا تو وہ فرد نبی ہے مانند حقیقت نبویہ کے جو متمثل تھے عالم مثال میں اور وہ ہی نبی بالاصالت ہے اور ہمیشہ عالم ناسوت میں اس کے مثال ظاہر ہوتی ہے ایک بعد دوسرے کے یہاں تک کہ پائے گئے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پورے ہوگئے ان سے احکام اس مرتبہ کے اور اگر قصد نہ کی جاوے اس سے تدبیر نشاء کی بلکہ قصد کیا جاوے نفس تحقق اس وجہ کا کمال سے تو وہ ایسا فرد ہے کہ نبی نہیں اور جس وقت متعلق ہوئے حب ظہور نشاء کلیہ کے پھر جب آیا وقت ظہور اس کے افراد کا متعلق ہوئی حب ثانی ظہور فرد کے پس اگر قصد کیا جاوے اس سے تدبیر نشاء کا تو وہ ایک نبی ہے انبیا میں سے اور نہیں وہ فرد جامع اور جو یہ قصد نہ کیا جاوے اس وقت بلکہ محض ظہور کمالات کا کہ جن میں غالب ہوں قوائے الہیہ قوائے کونیہ پر تو وہ ولی

القوى الكونية فهو الولى الفانى الباقى وربما لا يتعلق الحب فى اول الامر ولا عند ظهور افراد النشأة الكلية بظهور فرد بل انما يتعلق عند ظهور افراد فى الناسوت وحينئذ ان كان قصد به تدبير ملته فهو وارث الانبياء او غير ذلک فهو وارث الملاء اعلى او لم يقصد الا كونه راشدا فقط فهو وارث الاولياء فهذه معرفة عامضة عض عليه بنواجذک ثم اعلم ان للفرد احكاما لا توجد لغيره منها انه ليس له مستقر من اول ما سافرت النقطة الحبية الى ان تعود لما منه سافرت انما كل نشأة له مستودع وسيره فيها اسرع من سير السهم اذا نقذ من القوس حتى يبلغ الى منتهاه فلا يتعلق بذيله شئ من قذر الشأة بخلاف غيره اللهم الا ما كان فى حكمة الله ان النشأة المتاخرة تستمد من النشأة المتقدمة ضرورة ومنها انه يرزق المحبة الذاتية وحقيقتها النقطة

فانی باقی ہے اور بسا اوقات حب اول امر میں متعلق نہیں ہوتے اور نہ وقت ظہور افراد انشاء کلیہ کے ساتھ ظہور فرد کی بلکہ وہ حب متعلق ہے وقت ظہور افراد کے بیچ عالم ناسوت کے اور اس وقت اگر اس سے قصد کیا جاوئے تدبیر ملت تو وہ وارث الانبیا ہے یا اس کے سوا پس وہ وارث ملاء اعلیٰ کا ہے یا نہ قصد کیا جاوے مگر اس کا راشد ہونا فقط تو وارث اولیا ہے پس یہ معرفت بہت عامض ہے اس کو خوب مضبوط ڈاڑھوں سے پکڑو پھر یہ جان کہ فرد کے واسطے احکام ہیں اس کے غیر میں نہیں پائے جاتے بعض ان میں سے یہ ہے کہ اس کے واسطے کوئی قیامگاہ نہیں اول سے جب سے سفر کیا نقطہ حبیہ نے جب تک کہ وہ عود کرے واسطے اس شے کے جس کے واسطے سفر کیا تھا بیشک ہر نشاء کے لئے پناہ گاہ ہے اور سیر اس کے بیچ اس کے تیز تر ہے تیر سے جس قوت وہ نکلے کمان سے یہاں تک کہ پہنچے اپنی منتہا کو پس اس کے دامن میں کوئی شے نجاست و آلودگی نشات سے نہیں لگتی بخلاف اس کے غیر کے الہی مگر یہ بات ہے کہ اللہ کی حکمت میں ہو کہ نشاۃ متاخر مدد چاہے نشاۃ متقدم سے ازروئے ضرورت کے اور بعض ان میں سے یہ ہے کہ اس کو نصیب ہوتی ہے محبت ذاتیہ اور

اور

32154

Monthly "AL - WALI" Hyderabad

شاہ ولی اللہ اکیڈمی

اغراض و مقاصد

(۱) شاہ ولی اللہ کی تصنیفات اُن کی اصلی زبانوں میں اور اُن کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کرنا۔

(۲) شاہ ولی اللہ کی تعلیمات اور اُن کے فلسفہ و حکمت کے مختلف پہلوؤں پر عام فہم کتابیں لکھوانا اور اُن کی طباعت و اشاعت کا انتظام کرنا۔

(۳) اسلامی علوم اور بالخصوص وہ اسلامی علوم جن کا شاہ ولی اللہ اور اُن کے مکتب فکر سے تعلق ہے اُن پر جو کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں اُنہیں جمع کرنا، تاکہ شاہ صاحب اور اُن کی فکری و اجتماعی تحریک پر کام کرنے کے لئے اکیڈمی ایک علمی مرکز بن سکے۔

(۴) تحریک ولی اللہی سے منسلک مشہور اصحاب علم کی تصنیفات شائع کرنا، اور اُن پر دوسرے اہل قلم سے کتابیں لکھوانا اور اُن کی اشاعت کا انتظام کرنا۔

(۵) شاہ ولی اللہ اور اُن کے مکتب فکر کی تصنیفات پر تحقیقی کام کرنے کے لئے علمی مرکز قائم کرنا۔

(۶) حکمت ولی اللہی اور اُس کے اصول و مقاصد کی نشر و اشاعت کے لئے مختلف زبانوں میں رسائل کا اجراء۔

(۷) شاہ ولی اللہ کے فلسفہ و حکمت کی نشر و اشاعت اور اُن کے سامنے جو مقاصد تھے اُنہیں فروغ دینے کی غرض سے ایسے موضوعات پر جن سے شاہ ولی اللہ کا خصوصی تعلق ہے، دوسرے مصنفوں کی کتابیں شائع کرنا۔

Title Printed at MUFADDAL PRINTERS Risala Road, Hyderabad. Ph: 780788